"ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے، وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے"

قسط نمبر (۱)

تلاشِ حق کا سفر

کلیسا کی غلامی سے درِ مصطفیٰ گدائی تک .. قدم قدم قیامت کہانی... خوش قسمت محمد امین کی زبانی

مذہبی حیثیت کے حامل ایک بڑے سیاسی خانوادے کا چشم و چراغ
عیسائیت کا مبلغ بنتے بنتے دینِ اسلام کا سپاہی بن گیا

یہ شہادت گاہِ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

روایت : محمد امین (نو مسلم) (سابق) پال مسیح ولد ایس۔ ایم جوزف پادری۔ فیصل آباد

تحریر : محمود مرزا جہلمی چیف ایڈیٹر ہفت روزہ صدائے مسلم جہلم

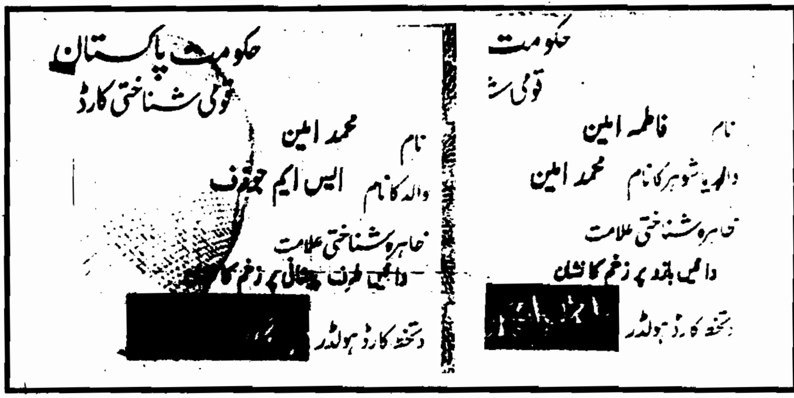

نو مسلم محمد امین اور اسکی بیوی کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

میں مارچ 1962 میں ایک اچھے تعلیم یافتہ مذہبی مسیحی گھرانے میں پیدا ہوا۔ پیدائش کے وقت میرا نام پال رکھا گیا۔ جو میرے والد صاحب نے تجویز کیا۔ میرے والد عیسائیوں کے بہت بڑے پادری اور میرے دادا بھی پاکستان کے پُرجوش مذہبی راہنما ہیں۔ میں نے اپنی تعلیم سینٹ جوزف کانونٹ سکول سے حاصل کی۔ میرے ڈیڈی پاکستان میں پروٹسٹنٹ فرقے کی مشنری کے ایڈ کے انچارج ہیں۔ میرا ایک بھائی، بہن و بہنوئی چرچ آف انگلینڈ میں پاکستانی مشنری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور وہاں سے پاکستانی مسیحیوں کو فنڈز فراہم کرواتے ہیں۔

میرا اسکول کے زمانہ میں ذہین اور شرارتی طلباء میں شمار ہوتا تھا۔ میرے والدین مجھے بھی پادری بنانا چاہتے تھے۔ مگر میری طبعیت پادری بننے کی نہیں تھی، اس لئے صرف ایک سال ۳ ماہ پادریوں میں لگا کر وہاں سے نکل آیا۔ پروٹسنٹ فرقہ عیسائیوں میں بہت مذہبی قسم کا ہے، اور کٹر قسم کی عیسائیت کے ماننے والے لوگ ہیں، اس وجہ سے مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا، ویسے بھی جو تعلیم ہمیں دی جاتی ہے، وہ مذہبی کم اور سیاسی زیادہ تھی، کہ کن چالوں سے عیسائیت کی تبلیغ کرنی ہے اور مسلمانوں میں کس طرح کام کرنا ہے، (آئندہ کسی موقعہ پر تحریر کروں گا کہ یہ حضرات کیسے عیسائیت کو فروغ دے رہے ہیں)

گھر کا ماحول مذہبی تھا اور ویسے بھی میں تقریباً ایک سال تین ماہ پادری کے کورس میں لگا کر آیا تھا اس لئے میں اپنے والد صاحب سے مختلف قسم کے انجیل مقدس کے حوالے جات کے بارے میں دریافت کرتا تھا کہ یہ آپس میں ایسے کیوں ٹکرا رہے ہیں۔ تو جواب ملتا کہ تمہیں ان پر سوچنے کی ضرورت نہیں۔ یہ خداوند کی الہامی کتاب ہے، جو کچھ اس میں لکھا ہے صرف اس پر عمل کرو اور مجھے مطمئن نہ کرپاتے، میں بتاتا چلوں کہ عیسائی علماء، اسکالرز حضرات کا عیسائیت کے بارے میں کیا نظریہ ہے اور عیسائیت کی تعریف کیا ہے؟ عیسائیت کا بہت بڑا اسکالر افریڈای گاورے اپنی کتاب ''انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھیکس'' میں عیسائیت کی تعریف یوں لکھتا ہے کہ وہ اخلاقی، تاریخی، کائناتی موحدانہ اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے۔ جس میں خدا اور انسان کے تعلق کو خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعہ پختہ کر دیا گیا ہے۔ میں اکثر اپنے والد صاحب سے سوال کرتا کہ جب ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے تو آپ کیوں لوگوں کو شراب نوشی، زناکاری، جھوٹ اور دوسرے گناہوں سے روکتے ہیں کیونکہ یسوع نے تو ہمارے لیے اپنی جان دے کر ہمیں معافی نامے پکڑا دیئے ہیں۔ اور صلیب کے کفارے کے باعث ہم عیسائیوں کو چھوٹ مل گئی ہے کہ جو مرضی کریں.... تو وہ کہتے کیوں اپنی زبان سے کفر کے کلمات نکالتے ہو، پھر اکثر جب میں انجیل کا مطالعہ کرتا تو ان کے پاس جا بیٹھتا ان سے انجیل مقدس کے متعلق سوالات کرتا تاکہ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی انجیلوں میں اتنا تضاد کیوں ہے کہ متی کسی اور طریقے سے بیان فرما رہے ہیں، لوقا، مرقس، یوحنا ہر بندہ کیوں الگ طریقے سے یسوع مسیح کی اپنے طور طریقے پر تصویر کشی کر رہا ہے؟ مثلاً یسوع مسیح کی پیدائش ہی لے لیں اسے پڑھ کر آپکو ان میں بہت تضاد نظر آئے گا۔ ان چاروں اناجیل کے علاوہ بتاتا چلوں کہ ہر فرقے کی انجیل مختلف ہے اور ہر فرقے نے اپنے انداز سے یسوع مسیح کی تصویر کشی کی ہے۔

کیتھولک نے اپنی انجیل میں یسوع کی پیدائش مختلف انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جسے لوقا کی انجیل ۲۶ تا ۳۲ کیتھولک انجیل یوں بیان کر رہی ہے کہ ''سلام اے مریم پُر فضل خداوند تیرے ساتھ ہے، تو عورتوں میں مبارک ہے، مبارک ہے، تیرے پیٹ کا پھل یسوع اے مقدسہ مریم ہم گناہ گاروں کے واسطے دعا کر اب اور ہماری موت کے وقت تک (آمین)''۔

مذکورہ بالا آیات کو پڑھنے کے بعد ہر عقلمند آدمی کے ذہن میں یقیناً آئے گا۔ کہ اناجیل تضادات کا مجموعہ ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کو کس انداز میں بیان کیا گیا ہے، کہیں حضرت عیسیٰ کی ماں کو یوسف کی بیوی، کہیں کنواری کہیں حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور کہیں خدا لکھا گیا ہے۔ میرے ذہن میں بہت سے سوالات آتے مگر ان کا جواب انکے کسی دانشور یا پادری کے پاس نہ تھا، سب سے بڑی الجھن یہ تھی کہ عیسائیت کیسا الہامی مذہب ہے کہ جس میں کسی قسم کا "نظام حیات" نہیں دیا گیا۔ والد صاحب تو سرے سے [illegible] کہ ایسے کرنے سے تم گناہ گار ہو جاؤ گے اور مجھے کوئی پادری، بشپ یا مذہبی اسکالر تین اور ایک کا اتحاد نہ بتا سکا اور تجسّس بڑھتا گیا، میرے اندر عجیب قسم کی جنگ شروع ہو چکی تھی، حواس پر اواسیاں چھا گئیں تھیں اور قلبی سکون نہیں رہا تھا۔ میرے پاس دنیاوی آسائش کا ہر سامان موجود تھا مگر ہر چیز ہونے کے باوجود سکونِ قلب نہیں رہا تھا۔ اس عرصہ میں میری شادی کر دی گئی، میں بہترین ہنر مند نوجوان ہوں۔ الیکٹرک ٹرانسفارمر اور چائنیز پاکستانی کانٹی نینٹل کوکنگ کے کورس کیے ہوئے ہیں اور اپنے کام میں خوب ماہر ہوں اور اپنی بہترین دوکان چلا رہا تھا۔ میری بیوی میرے ماموں کی بیٹی ہیں، میرے سسرال والے مذہبی تو نہیں مگر عیسائیت کی سیاست میں انکا بڑا عمل دخل ہے۔ میرے بڑے ماموں پنڈی ہی میں رہتے ہیں اور بہنو دور سے لیکر ضیاء دور تک ایم، این، اے رہے ہیں، پنڈی میں انکا بہترین سکول ہے، جو راولپنڈی کے ٹاپ کے اسکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ دنیاوی آسائش کا ہر سامان موجود تھا، مگر ہر چیز ہونے کے باوجود ذھنی سکون نہیں تھا۔ ایک بے نام سی خلش تھی جو چین نہیں آنے دے رہی تھی۔ میری بیوی مذہبی تو نہ تھی مگر مذہب سے اسکا لگاؤ تھا۔ میں اکثر انجیل کے حوالے سے اس کے ساتھ باتیں کرتا اور وہ بچاری بھی پریشان ہو جاتی کہ ہمارے پادری، بشپ و پوپ حضرات نے انجیل اور حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

میرے سسرال کے گھر کے گیٹ کے بالکل سامنے ایک مسجد ہے میں اور میری بیوی اکثر صبح کی اذان بڑے شوق سے سنتے... ہمیں عجیب قسم کا سکون سا ملتا... پتہ نہیں اذان میں کیا تاثیر تھی کہ ہم اس کا مفہوم سمجھے بغیر اس میں گم ہو جاتے اور اپنے لان میں بیٹھ کر اکثر صبح کی اذان ضرور سنتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ پتہ نہیں کیا جادو ہے اس اذان میں کہ ہمیں ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی ہمیں اپنی طرف بلا رہا ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے ... کہ میرے پاس آؤ میں تمہارا نجات دہندہ ہوں۔ مجھے اپنا لو تو میں تمہیں سب کچھ دینے کے لیے تیار ہوں...
آج ہمیں جبکہ اذان کا مطلب پتہ چل گیا ہے تو ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں اپنی طرف بلا رہے تھے۔ ہمیں محسوس ہوتا کہ کوئی انجانی قوت ہمیں اپنی طرف بلا رہی ہے.... میری بیوی اکثر مجھ سے اس بارے میں بات کرتی ہم اکثر چھت پر چڑھکر صحن میں کھڑے لوگوں کو دیکھتے اور کئی دفعہ تو مجھے میرے سسر سے اس بارے میں ڈانٹ بھی پڑی۔ ہم کہتے کہ ہم تو ویسے ہی کھڑے ہیں مگر یقین کریں نمازیوں کو دیکھنے میں ہم اتنے مگن ہوتے تھے کہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ہمارے ساتھ کون آ کر کھڑا ہو گیا ہے اس وجہ سے اکثر ہم دونوں کو گھر کے اکثر افراد کی باتیں سننا

پڑتیں اور سب مجھ پر الزام دیتے کہ تمہاری وجہ سے ہماری بیٹی بھی چھت پر چڑھ کر ان مسلمانوں کو دیکھتی ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تم نے کیا لینا ہے ان کو نماز پڑھنے دو، وہ اپنے طریقے سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اکثر میری بیوی کے بھائی ہمارے ساتھ اس معاملہ پر الجھ جاتے۔ پھر ہم نے اوپر جانا تو بند کر دیا صرف لان میں بیٹھ کر ہی اذان سنتے اور اپنے خداوند سے دعا کرتے " اوخداوند! تو بڑا رحیم ہے، ہم پر رحم فرما اور ہمیں سیدھا راستہ بتا، ہمیں اس گناہ آلود زندگی سے نجات دلا، ہمیں شرک سے بچا اور اپنی وحدانیت پر قائم کر۔ ہمارے اندر قوت اور توانائی پیدا کر کہ ہم حق کو تلاش کریں اور تیرے حکموں پر چل کر جنت کے وارث بنیں"۔ ہماری شب روز کی دعاؤں کا اثر تھا کہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نے سن لیں، میرے اندر کا محمد امین پکار پکار کر کہنے لگا " یا باری تعالیٰ! یہ اسلام کی امانت جو تو نے میرے سپرد کرنی ہے مجھے اس میں سرخرو کر اور مجھے عقل و دانش بخش"۔

اب ہماری گردنیں تو کٹ سکتی ہیں۔ ہم اسے اب سنبھال کر رکھیں گے اور تیرے دین پر کاربند رہیں گے ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نے سن لیں اور ہم نے حق کو پا لیا مگر کیسے؟

اس بارے میں انجیل مقدس نے ہماری رہنمائی کی اور یوحنا کی آیات میری نظروں سے گزریں اور ہم نے غور کرنا شروع کیا کہ یہ الفاظ کس بزرگ ہستی اور اللہ کے مبارک بندے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بولے ہیں؟ "جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ وہ میری گواہی دے گا لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجوں گا مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم انکو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہ کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا"۔

یہ آیات پڑھنے کے بعد ہم میاں بیوی نے سوچا کہ کیوں نہ کسی سے پوچھا جائے.... کہ یہ کلمات حضرت عیسٰی نے کس ہستی کے بارے میں کہے ہیں، آخر ہم پادری صاحب سے ملے جو ہمارے چرچ میں عبادت کرواتے ہیں، ان سے دریافت کیا کہ انجیل یوحنا میں ایسے لکھا ہے، آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ یسوع مسیح کے بعد ایسا کون سا پیغمبر آیا، جیسا یسوع نے یوحنا کی انجیل میں بیان فرمایا ہے۔ پادری صاحب نے کہا کہ ایسا تو ابھی تک کوئی نہیں آیا، البتہ ایک شخص ایسا آیا تھا۔ جسے مسلمان اپنا نبی مانتے ہیں اس کا نام "محمدؐ" تھا۔ اور یہ کہ اس نے اپنا تیار کردہ مذہب اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا۔ اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ بہت بڑا جادوگر تھا۔ جو اسکو نہیں مانتا تھا۔ اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور زبردستی لوگوں کو کہتا تھا کہ مجھے نبی مانو۔ اس کے ماننے والے غیر مہذب، عیاش اور لوگوں بالخصوص عورتوں اور بچوں پر ظلم کرنے والے تھے۔ اور اپنے مخالفوں کو زندہ جلا دیتے تھے۔ میں نے پادری صاحب سے کہا کہ میں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں آپ ہمیں اسلام کے بارے میں کتابیں فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری

لائبریری میں اسلامی کتب نہیں رکھی جاتیں۔ آپ ایک پادری کے بیٹے ہو، آپکے والد کا نام پاکستان بلکہ غیر ممالک میں بھی مشہور ہے۔آپ نے اسلام کا مطالعہ کر کے کیا لینا ہے۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے بالکل صحیح بتایا ہے۔آپ اپنے مذھب کا مطالعہ کریں تاکہ مسیحیت کو فائدہ پہنچے۔ میرا اشتیاق اور بڑھ گیا اور سوچا کہ کسی کے علم میں لائے بغیر ہم میاں بیوی اسلام کا مطالعہ کریں گے۔ مگر ایک سوچ کہ اسلام کا مطالعہ کیسے شروع کیا جائے؟

اب میں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور جوں جوں اسلام کا مطالعہ کر رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ اسلام تو عقل و شعور سے قریب ترین مذہب ہے۔اور میں تو اب تک کسی اور ہی رنگ سے اسلام کو دیکھ رکھا تھا۔اور مسلمانوں کے بارے میں جو عیسائی مذہبی پیشوا اور اسکالرز بیان کرتے ہیں اسلام اس کے بالکل برعکس ہے اور یہ جو کچھ بھی اپنی کتابوں میں تحریر کرتے ہیں ان کی کم علمی یا مذہبی تعصبات ہیں۔ مزید معلومات کے لیے میں نے نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور ان کی تعلیمات کے بارے میں پڑھنا شروع کیا اور قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ مل گیا میں نے اردو ترجمے کے ساتھ قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا تو مجھ پر بالکل واضح ہو گیا کہ پادری اور بشپ حضرات اسلامی تعلیم اور قرآن کو بالکل غلط بیان کر رہے ہیں۔اور قرآن مجید نے تو مردوں اور عورتوں کو معاشرہ میں ایسا مقام دیا ہے۔ جسکی نظیر نہیں ملتی۔ میں یہاں بتاتا چلوں کہ میری بیوی بھی میرے ساتھ مطالعہ کر رہی تھی اور ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ متفق تھے اور دونوں کی بہت زیادہ ذھنی ہم آہنگی تھی اس وجہ سے بھی کہ ہم دونوں آپس میں رشتہ دار ہیں اور ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ تلاش حق کے اس سفر میں میں بہت سے کٹھن مراحل سے گزرا اور جگہ جگہ کی خاک چھانی، رائے ونڈ، لاہور اور دیگر شہروں میں واقع بہت مساجد اور مدارس کے بڑے بڑے مسلم علمائے دین اور خطباء حضرات سے ملا اور میں اپنی بیوی کو تمام حالات سے آگاہ رکھتا تھا۔ مجھے خوشی ہوتی تھی کہ میری بیوی بھی میری طرح حق کو پانے کی جستجو میں لگی ہے میں اپنی بیوی کو بتاتا تھا کہ مسلمانوں میں بے شک بے شمار فرقے ہیں مگر ان کا رسولؐ اور قرآن ایک ہے۔اور سب ایک ہی قرآن کو ماننے والے ہیں، ہماری طرح نہیں کہ کیتھولک کی انجیل اور ہے اور آرتھوڈکس کی انجیل اور.... پروٹسٹنٹ کی انجیل اور قسم کی ہے۔سب نے اپنی اپنی مرضی سے اپنی اپنی اناجیل مرتب کی ہوئی ہیں۔ جو چیز جس فرقے کے حق میں ہے اس کو بیان کرتے ہیں آپ جس فرقے کی انجیل کو اٹھائیں گے کوئی نئی چیز دیکھنے میں ملے گی...اس طرح سفر کرتے ہوئے چار سال گزر گئے اور میرے ایک بیٹا اور بیٹی ہو گئے، میں ایک دفعہ پھر واپس راولپنڈی سے فیصل آباد آ گیا اور دوبارہ اپنے کاموں میں مشغول ہو گیا مگر میرے اندر کا محمد امین پھر انگڑائیاں لینے لگا، مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی ان دیکھی طاقت مجھے بلا رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ " اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور وحدانیت کا اقرار کرو تو تمہاری نجات ہے"۔

" قرآن پاک کی یہ آیات مجھے بار بار ہمت اور طاقت بخشتی تھیں کہ حق پر ڈٹ جاؤ، خواہ اس میں تمہاری جان ہی چلی جائے۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ " اے نبی ﷺ میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہوں اور پکارنے والا جب بھی مجھے پکارتا ہے میں اسکی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ لہذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں"۔

"نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے گویا وہ اس کی جانب دو بالشت آتا ہے۔ اور اگر کوئی چل کر آتا ہے تو وہ دوڑا ہوا آتا ہے"

"قرآن مجید کی یہ آیت کہ دیکھو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی روشنیاں آگئی ہیں اب جو بینائی سے کام لے گا اپنا ہی بھلا کرے گا۔ اور جو اندھا بنے گا نقصان اٹھائے گا"۔

"اے نبی ﷺ ہم نے سب انسانوں کے لیے یہ کتاب برحق تم پر نازل کر دی ہے اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا، اپنے لیے اور جو بھٹکے گا اس کے بھٹکنے کا وبال اسی پر ہوگا، تم ان کے ذمے دار نہیں ہو"۔

یہ آیات ہم دونوں میاں بیوی میں ایک نیا حوصلہ اور ولولہ پیدا کرتی تھیں کہ حق پر ڈٹ جاؤ۔ ہم نے تن من سے اللہ پاک کی ذات کو قبول کر لیا تھا اور ہمیں یقین واثق تھا، کہ رب کریم کی ذات بہت غفور رحیم ہے وہ ضرور ہماری دعا سن رہا ہے۔ اور ہمیں سیدھا راستہ دکھا رہا ہے۔ میں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا کہ اگر ہم نے فیصل آباد میں اسلام قبول کیا تو بہت ہنگامہ ہوگا، بہتر ہے، راولپنڈی جاکر حلقہ اسلام میں داخل ہوں۔ ہم دونوں راولپنڈی آگئے۔ مگر یہاں آکر بھی ہمارے رشتہ دار ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے۔ اب ہم نے اپنے اللہ سے آخرت کا سودا کر لیا تھا کہ یا اللہ ہمیں ۷۰ - ۸۰ سالہ زندگی پیاری نہیں بلکہ ہم تیرے ساتھ آخرت کا سودا کر رہے ہیں۔ ہماری آخرت سنوار دے یہ دنیاوی مال یہ عیش و آرام یہ ماں باپ بہن بھائی آخرت میں ہمارے کام نہیں آئیں گے۔ میرے ذہن میں فوراً لال مسجد کا خیال آیا کہ اسلام آباد میں سب سے بڑی مسجد لال مسجد ہی ہے۔ ہم وہیں اسلام قبول کریں گے ۱۳/ اگست کی رات کو میں نے لال مسجد مولانا عبد اللہ صاحب سے فون پر بات کی اور انہیں اپنے اور بیوی بچوں کے بارے میں بتایا، انہوں نے کہا کہ بیٹا خوب اچھی طرح سوچ لو۔ یہ آسان کام نہیں۔ میں نے کہا کہ ہم نے اپنے آپ کو تمام قسم کے حالات کے لیے تیار کر لیا ہے۔ اب جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ آپ مہربانی کریں۔ اور ہماری رہنمائی فرمائیں۔ ہم صبح آپ کے پاس آرہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں ۹ بجے کا ٹائم دے دیا۔ مگر بدقسمتی سے میری بیوی کی بھابھی نے ہماری فون پر تمام گفتگو سن لی..... اس نے جاکر میرے ماموں کو تمام باتوں سے آگاہ کر دیا... ماموں نے کہا کہ میں اب تمہیں اپنے گھر میں ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا.... ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ.... میری بیوی نے بہت شور کیا.... مگر انہوں نے ہمیں گھر سے نکال دیا۔ میں نے رات ہوٹل میں گزاری فون پر اپنی بیوی سے رابطہ کی کوشش کی مگر بے سود.... میں صبح ساڑھے آٹھ بجے مولانا عبد اللہ صاحب کے پاس اسلام آباد پہنچ

گیا۔ اور تمام حالات بتائے اور انہیں کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں مولانا نے مجھے اسلام کی بنیادی باتوں سے آگاہ کیا۔ اور مجھے کلمہ پڑھایا۔ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ..... کلمہ پڑھتے ہی مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میں ایک بہت بڑی قید سے رہا ہو گیا ہوں۔ مجھ میں ایک عجیب قسم کی روشنی کوند گئی۔ اور یوں محسوس ہوا کہ میں بالکل پاک صاف ہو گیا ہوں۔ اور جیسے میری تمام غلاظتیں دھل گئی ہوں۔

مولانا صاحب نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ جمعہ پڑھیں۔ آپ بڑے خوش قسمت ہو کہ آج جمعہ المبارک ہے اور یوم آزادی ہے۔ مولانا عبداللہ صاحب نے اپنے ساری تقریر میں اللہ کے دین اسلام اور اسے قبول کرنے والے کے بارے میں خطبہ دیا۔ میں ایک عجیب روحانی سکون محسوس کر رہا تھا۔ مجھے نماز پڑھنی تو نہ آتی تھی جیسے سب لوگ کر رہے تھے میں بھی ویسے ہی انکے ساتھ کر رہا تھا۔ ایک چیز جو میں نے پہلی نظر میں نوٹ کی کہ اسلام واقعی رواداری کا مذھب ہے اور امیر غریب کے فرق کو مٹا دیتا ہے اور سب مسلمان ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر بھائی چارے کا عملاً درس دے رہے ہیں۔ اور اپنے نماز کے عمل سے پکار پکار کر بتا رہے ہیں کہ ہم ایک ہیں۔ مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔ نماز ختم ہوئی تو مولانا نے بتایا کہ ہمارے ایک بھائی نے آج ہی اسلام قبول کیا ہے۔ سب لوگ اس کے لیے دعا کریں۔ سب لوگوں نے میرے لیے دعا کی اور مجھ سے ایسے مل رہے تھے۔ جیسے کوئی اپنے بہت ہی عزیز کو ملتا ہے۔ میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ میں اجازت لے کے مسجد سے نکل آیا اور باہر نکلتے ہی گھر فون کیا مجھے میری بھابھی نے خوب لعن طعن کی اور آخر میں بتایا تمہاری بیوی تو نہیں مان رہی تھی۔ مگر تمہارے ماموں اسے زبردستی فیصل آباد لے گئے ہیں... بچے بھی ساتھ ہیں.... میں عجیب سی پریشانی میں پھنس گیا تھا۔ اور دل میں اللہ سے دعا کر رہا تھا۔ کہ یا اللہ میری بیوی بچوں کا تو ہی محافظ ہے۔ میری بیوی کو ثابت قدم رکھنا۔ میں سیدھا راولپنڈی آیا اور فیصل آباد روانہ ہو گیا۔ فیصل آباد پہنچنے کے بعد اپنے ایک مسلمان دوست سے ملا، اس نے کہا کہ تم پولیس کو ساتھ لو پھر گھر جانا مگر میں نہ مانا۔ اور اکیلا ہی گھر چلا گیا۔ تمام گھر والے میرا انتظار کر رہے تھے۔ سب نے ملتے ہی کہا کہ تم مسلمان ہو گئے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں ! سب مجھ سے بہت ناراض ہوئے اور میری بیوی سے کہا... اسے سمجھاؤ، ہم تمہیں ایک گھنٹے کا ٹائم دیتے ہیں... ہمیں کمرے میں اکیلا چھوڑ دیا گیا... میرے آنے پر تمام خاندان والے آہستہ آہستہ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ سب اکٹھے ہو گئے تو ہمیں ایک گھنٹے کے بعد مجرموں کی طرح بلایا گیا۔ اور تقریباً آدھا گھنٹہ خوب بحث ہوئی۔ میں اور میری بیوی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ اب ہم نے جو فیصلہ کر لیا ہے۔ اس پر کاربند رہیں گے۔ میرا بھائی بہت طیش میں آگیا اور پستول نکال کر ایک دم مجھ پر یکے بعد دیگرے تین فائر کر دیئے... جو میرے کندھے اور ٹانگ پر لگے اور ایک خطا ہو گیا... میرے جسم سے خون کے فوارے چھوٹ گئے.... (آگے کیا ہوا؟ آئندہ شمارے میں)